Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۷ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۹ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۹ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳۳

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک اصل جو حضرت صاحب نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ کام میں کاج میں سوتے میں جاگنے میں کھانے میں پینے میں لباس میں پوشاک میں گھر میں باہر میں عادات میں رسم و رواج میں شغل میں اور بیکاری میں شادی میں غم میں لین میں دین میں غرض اپنے کل کاروبار میں اس اصل کو نصب العین رکھو اور جانچتے رہو کہ دنیا مقدم ہے کہ دین۔

(حضرت امام جماعت الاول ۔ خطبہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا فنا کا مقام ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پہ دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مر جاتے ہیں یہ بھی مر جاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا، لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴۰)

"دیکھو دس روپیہ کا مقدمہ بھی ہو تو انسان اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے مشورہ لیتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر وکیل تلاش کرتا ہے وکیل بھی اعلیٰ درجہ کا۔ پھر حکام رس لوگوں کی تلاش کرتا اور ان کی خوشامد کرتا اور جائز و ناجائز وسائل کے استعمال سے بھی نہیں چوکتا۔ جب ایک تھوڑی سی متاع کے لئے وہ اس قدر جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔ پھر اسے شرم کرنی چاہیئے کہ دین کے لئے اس کا دسواں حصہ بھی سعی نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ اسرارِ دین اس پر کھل جاویں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴۱)

تمام انعامات اور فیوض کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

تحیۃ :۔ عربی میں کسی کی تعریف۔ مدح ستائش۔ بڑائی اور اس کی مہربانیوں اور انعامات کے بیان کرنے میں اور اس کی شکر گذاری کے واسطے اس کے حسن و احسان کو یاد کر کے اس کے گرویدہ ہونے کے بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بعض نے قولی عبادت بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔ عبادت فرمانبرداری اور تعظیم کا نام ہے اس واسطے زبان سے جو کچھ عبادت اور فرمانبرداری کا اظہار کیا جاتا ہے اس کا نام تحیۃ ہے چونکہ کل انعامات اور فیوض کا سچا اور حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور بجز اس کے خاص فضل کے ہم دنیا و مافیہا کے کل سامان آرام و آسائش سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے صرف اسی کی حمد و ستائش کے گیت گانے اور اسی کی فرمانبرداری کو سب پر مقدم کرنا چاہیئے۔ دیکھو! اگر کوئی ہمارا محسن ہمیں ایک اعلیٰ درجہ کی عمدہ اور نفیس گرم پوشاک دے۔ مگر اللہ کا فضل شامل حال نہ ہو اور ہمیں سخت محرقہ تپ ہو تو وہ لباس ہمارے کس کام آسکتا ہے اور اگر ہمارے سامنے اعلیٰ سے اعلیٰ مرغن کھانے قسم قسم کے رکھے جائیں مگر ہم کو قے کا مرض لاحق حال ہو تو ہم ان کھانوں کی لذت کیسے اٹھا سکتے ہیں۔

غرض غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آسائش و آرام کے کل سامانوں کے مادے پیدا کرنا بھی جس طرح اللہ ہی کا کام ہے اسی طرح ان سے متمتع اور بارور ہونا بھی محض اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ صحت عطا کرنا، قوتِ ذائقہ بخشنا قوت ہاضمہ کا بحال رکھنا سب اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ اسی لئے حکم ہے کہ (اور تو اپنے رب کی نعمت کا ضرور اظہار کرتا رہ) تحدیثِ نعمت کرنا اور خدا کے انعامات کا شکر ادا کرنا ازدیاد انعامات کا باعث ہوتا ہے (اگر تم

باقی صفحہ ۷ پر

دعائیں ہی دعائیں

مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب لکھتے ہیں:

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار امریکہ میں اپریشن کے بعد اب پاکستان واپس آچکا ہے۔ میری بیماری کے دوران جس طرح احباب جماعت نے مجھے یاد رکھا اور میری صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔ میرے لئے اس کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی برکت ہے کہ ہر احمدی دوسرے احمدی کو اپنا بھائی یقین کرتا ہے اور اس کے لئے اسی جوش اور جذبہ اور درد سے دعائیں کرتا ہے جس جوش و جذبہ اور درد سے وہ خود اپنے معاملات سلجھانے کے لئے اللہ کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ اس درخواست کے ذریعے خاکسار تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ احباب جماعت نے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس کا شکریہ ممکن ہی نہیں ہے۔ خاص طور پر ہمارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے ساتھ بہت محبت اور شفقت اور پیار کا سلوک کیا اور احباب کو دعا کی تحریک کی۔ حضور کے اس پیار اور محبت کا میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جس

باقی صفحہ ۸ پر

نماز عید کا وقت

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں نماز عید ۱۲۔ جون ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے ہوگی

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹- احسان ۱۳۷۱ ہش ۹- جون ۱۹۹۲ء

پیدائش سے سات سال تک

یوں تو ہم عام طور پر کہتے ہیں کہ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ انصاراللہ اور لجنہ اماءاللہ (مع ناصرات الاحمدیہ) کی تنظیمیں تشکیل دے کر حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ساری جماعت کو ان تنظیموں میں شامل کر دیا۔ لیکن ایک مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ نے اس بات کی وضاحت کی کہ جماعت کے ایک طبقہ کو کسی تنظیم میں بھی شامل نہیں کیا گیا اور وہ طبقہ ہے ان بچوں اور بچیوں کا جن کی عمر ایک سے سات سال تک ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ طبقہ کسی تنظیم کا متحمل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ان بچوں کو کسی تنظیم میں شامل کرنے کی بجائے ماں باپ کی ذمہ داری پر چھوڑ دیا۔ اسی سلسلہ میں حضور نے ایک کتاب (جسے بعض لوگ کتابچہ بھی کہہ سکتے ہیں) لکھوایا تھا تاکہ ان بچوں کی رہنمائی کی جا سکے۔ اور یہ رہنمائی کرنے والے ماں باپ ہوں۔

غرضیکہ بچہ پیدائش سے لے کر سات سال کی عمر تک یوں تو کسی تنظیم میں شامل نہیں لیکن غیر محسوس طور پر اسے ایک تنظیم بنا دیا گیا۔ جو دکھائی تو نہیں دیتی لیکن ہے اتنی ہی مضبوط جتنی دوسری تنظیمیں۔ ہر ماں اور باپ کا یہ فرض لگا دیا گیا کہ سات سال تک بچے کی تربیت کے لئے کسی اور طرف نہیں دیکھنا۔ کسی اور کی بلاواسطہ مدد نہیں لینی بلکہ جو کچھ کرنا ہے آپ نے خود کرنا ہے۔ نہ یہ بچے اخبارات سے کچھ سیکھ سکتے ہیں نہ رسالوں سے۔ اور سات سال کی عمر وہ عمر ہے جس میں بچے کو نماز بھی یاد ہو جانی چاہئیے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر اس عمر میں نماز بھی یاد ہو جائے۔ تو اکابرین کے نام۔ ننھے منے واقعات اور چھوٹی چھوٹی عقیدے کی باتیں بھی یقیناً اسے آ جانی چاہئیں۔ اگر کسی بچے کو سات سال کی عمر تک یہ باتیں نہیں آتیں تو کوتاہی والدین کی ہے نہ کہ کسی تنظیم کی۔ یا اخبار کی یا رسالے کی۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ماں باپ کو ہی یہ باتیں نہ آتی ہوں تو وہ بچے کو کس طرح سکھائیں۔ یہاں ذمہ داری تنظیموں پر آ جاتی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کی نہیں۔ بلکہ بچوں کو پڑھانے کے لئے ان کے ماں باپ کو پڑھانے کی۔

پس گذارش ہے کہ والدین اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ جیسا کہ وہ یقیناً کر ہی رہے ہیں۔

رات تو ظلمت ہی کا گھر ہے
دل کو نہ ظلمت ہونے دینا
آنکھیں چاہیں تو سو جائیں
دل کو تم مت سونے دینا
ـــــ ابوالاقبال

لایا ہے کوئی صحنِ گلستاں سے یہ خبر
پھولوں پہ ہے نکھار تو خوشبو ہے تیز تر

ہر شب سمٹ کے رہ گئی اک نقطۂ سیاہ
سعیٔ عمل سے ہوگیا ہر دِن کشادہ تر

موسم بدل گیا ہے نگاہوں کے شوق کا
اُترا ہے آسمان سے اِک حُسنِ منتظر

تھی بجلیوں کی زد میں ہر اک شاخِ آشیاں
ہر آشیاں میں برق بنی ہے چراغِ در

کِس نے گلی گلی میں اُنڈیلی ہیں ظلمتیں
مَیں نے تو کر دیا تھا چراغاں مُنڈیر پر

خود ڈر رہے ہیں مجھ کو ڈرانے کے زعم میں
ہے حوصلہ تو آئیں مرے ساتھ دار پر

جاتے ہوئے کسی نے نہ آنے کی بات کی
اللہ رے اس جہان کا ڈر، اور اتنا ڈر

یُوں تو نظر کا لگنا بُری بات ہی سہی
مجھ کو نظر لگی تو مَیں ہو جاؤں گا اَمر

حیراں ہوں میرے طوق و رسن دیکھنے پہ بھی
اِک تیز رَو نے مجھ کو بنایا ہے ہمسفر

نادم ہوں مَیں نسیم کہ مَیں بے ہُنر رہا
ہے فخر کی یہ بات کہ ہیں دوست باہُنر

نسیم سیفی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قدرت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اسکی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے

تضرعات کا رنگ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں

میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے لئے اپنے نوٹ میں سے ایک مضمون تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی۔ مجھے اس دعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کروں۔ نا معلوم کس کی دعا سنی جائے اور خدا کا فضل کس وقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو۔ میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کے لئے اس دعا کو یہاں نقل کر دیتا ہوں کہ شائد کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے رب کے حضور میں اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے دعاؤں میں لگ جائے جو کہ میری اصل غرض ہے۔ وہ دعا یہ ہے

"اے میرے مالک! میرے قادر خدا! میرے پیارے مولا! میرے رہنما! اے خالق ارض و سما! اے متصرف آب و ہوا اے وہ خدا جس نے آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک لاکھوں ہادیوں اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اے وہ علی و کبیر جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان رسول مبعوث کیا۔ (...) اے نور کے پیدا کرنے والے۔ ظلمات کے مٹانے والے، تیرے حضور میں ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے۔ میری صدا سن اور قبول کر، کیونکہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرأت کروں۔ میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا۔ میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا۔ میری پرورش کے لئے اربع عناصر بنائے اور میری خبر گیری کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ جب میں اپنی ضروریات کو بیان تک نہ کر سکتا تھا۔ تو نے مجھ پر وہ انسان مقرر کئے جو میری فکر خود کرتے تھے۔ پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا۔ اے میری جان ہاں اے میری جان تو نے آدم کو میرا باپ بننے کا حکم دیا اور حوا کو میری ماں مقرر کیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ اس لئے مقرر کیا کہ وہ مجھ سے نا سمجھ اور نادان اور کم فہم انسان کے لئے تیرے دربار میں سفارش کرے۔ اور تیرے رحم کو میرے لئے حاصل کرے۔ میں گنہگار تھا تو نے ستاری سے کام لیا۔ میں خطا کار تھا تو نے غفاری سے کام لیا۔ ہر ایک تکلیف اور دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تو نے میری مدد کی اور جب کبھی میں گمراہ ہونے لگا تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ باوجود میری شرارتوں کے تو نے چشم پوشی کی اور باوجود میرے دور جانے کے تو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا مگر تو نے مجھے یاد رکھا۔ ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز و اقربا اور دوست و غمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی میں غمگین ہوا تو تو نے مجھے خوش کیا۔ میں افسردہ دل ہوا تو تو نے مجھے شگفتہ کیا میں رویا تو تو نے مجھے ہنسایا۔ کوئی ہو گا جو فراق میں تڑپتا ہو۔ مجھے تو تو نے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تو نے مجھ سے وعدے کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ میں نے بھی تجھ سے وعدے کئے اور توڑے مگر تو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا۔ میں نہیں دیکھتا کہ مجھ سے زیادہ گنہگار کوئی اور بھی ہو اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تو کسی اور گنہگار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ جب میں تیرے حضور میں آ کر گڑگڑایا۔ اور زاری کی تو تو نے میری آواز سنی اور قبول کی۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے کبھی میری اضطرار کی دعا رد کی ہو۔ پس اے میرے خدا میں نہایت دردِ دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔ اے میرے قدوس خدا! میری قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اسے ہلاکت سے بچا۔ اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے ان سے کیا تعلق۔ جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض۔ سو اے میرے رب اپنی صفاتِ رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا اور ان کو پاک کر دے ... وہ تیرے دین کے لئے بیقرار ہو جائیں۔ ان کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرے پر قربان ہوں ... اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے۔ جو تو نے پسند کر لی ہو۔ اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تو اپنے لئے مخصوص کر لے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر مبارک کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اے تمام جہانوں کے پالنے والے تو ایسا ہی کر۔"

اس کے بعد میں اپنے لئے، اپنے بھائیوں کے لئے، اپنی والدہ کے لئے، اپنی ہمشیروں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کا نام نیچے لکھتا ہوں دعا کرتا ہوں۔ اور نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم کو دین و دنیا میں مبارک کر، نیک کر، پاک کر، اپنے لئے چن لے۔ ہدایت کا پھیلانے والا بنا۔ دین حق کا خادم بنا اور صحت و پاک عمر عطا فرما۔ ہم دین حق پر مریں اور تو ہماری وفات کے وقت ہم پر خوش ہو۔ اور ہماری عمر تیری ناراضگی سے پاک ہو۔ پھر میں خاص طور سے امام کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب ان کے علم و فضل میں ترقی دے ان کو اپنے کام میں کامیاب کر اور ہر قسم کے دکھوں سے بچا۔ ان کی تدابیر میں برکت ڈال اور ان راہوں پر چلا جو دین حق کی ہوں۔

میری اس دعا کو اس جگہ نقل کرنے سے یہ غرض ہے کہ شائد کوئی نیک روح فائدہ اٹھائے اور اس مبارک مہینہ میں خاص طور سے جماعت احمدیہ دین حق کی ترقی کے لئے دعاؤں میں لگ جائے۔ میں آخر میں پھر اپنے احباب پر زور دیتا ہوں کہ اس وقت کو ضائع مت کرو۔ رات کو خدا کے حضور چلاؤ اور دن کو صدقہ کرو۔ یہ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اگر تم میں سے ایک جماعت سچے دل سے ایسا کرنے والی نکل آئے۔ تو خدا اپنے پاک کلام میں کامیابی کا وعدہ دیتا ہے۔ پس کون بدبخت ہے جس کو خدا کے وعدوں پر اعتبار نہ ہو۔ خدا کرے کہ ہم لوگوں میں وحدت پیدا ہو اور ہم کو نیک اعمال اور دعاؤں کی توفیق ملے اور ظلمت کے دن دور ہو کر دین حق کا نورانی چہرہ دنیا پر ظاہر ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اے تمام جہانوں کے پالنے والے تو ایسا ہی کر۔

خاکسار مرزا محمود احمد

تشحیذ الاذہان ستمبر ۱۹۰۹ء

قائد اعظم نے فرمایا

۱۲۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو قائد اعظم محمد علی جناح نے طلباء کو بڑی دردمندی سے ان الفاظ میں خبردار کیا۔

"میرے نوجوان بیٹو! میں آپکو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کسی سیاسی جماعت کے آلۂ کار بن گئے۔ تو یہ آپکی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ یاد رکھئے اب ایک انقلابی تبدیلی رونما ہو چکی ہے اب ہماری اپنی حکومت ہے۔ اب ہم ایک آزاد اور خود مختار مملکت کے مالک ہیں اب ہمیں آزاد لوگوں کی طرح عمل اور اپنے معاملات کا انتظام کرنا چاہیئے اب ہم کسی بیرونی طاقت کے تسلط میں نہیں ہیں۔ ہم نے یہ زنجیریں توڑ دی ہیں۔ ہم نے غلامی کی بیڑیاں کاٹ ڈالی ہیں۔ میرے نوجوان دوستو! میں اب آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں۔ اور دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی باری پر کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس طرح رہیئے کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ کوئی آپکو غلط طور پر استعمال نہ کر سکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کیجئے۔ ایک مثال قائم کر دیجئے کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ آپکا اصل کام کیا ہونا چاہیئے؟ اپنی ذات سے وفا۔ اپنے والدین سے وفا۔ اپنی مملکت سے وفا اور اپنے مطالعے پر کامل توجہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

خویشتن را نیک اندیشیدۂ
اے ہداک اللہ چہ بدفہمیدۂ

تو اپنے تئیں نیک سمجھتا ہے خدا تجھے ہدایت نصیب کرے تیرا خیال کیسا غلط ہے۔

خوش نہ گردد دلستاں از قیل وقال
تانمیری، زندگی باشد محال!

وہ دلبر محض باتوں سے خوش نہیں ہوتا جب تک تو موت قبول نہیں کرے گا زندگی ملنی محال ہے۔

کبر و کیں را ترک کُن اے بدخصال
تابتابد بر تو نورِ ذوالجلال

اے بدخصلت انسان تکبر اور دشمنی کو چھوڑ تاکہ تجھ پر خدائے ذوالجلال کا نور پڑے۔

ایں چنیں بالا نہ بالا چُوں پری
یا مگر زاں ذاتِ بیچوں منکری

تو اتنا اونچا اونچا کیوں اڑتا ہے۔ شائد کہ تو اس بے مثل ذات کا منکر ہے۔
حضور اپنے ایک اردو شعر میں فرماتے ہیں۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں

اسی خیال کو حضور نے یہاں بھی پہلے شعر میں بیان فرمایا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر سمجھے۔ ہر وہ شخص جو اپنے متعلق یہ سمجھنے لگتا ہے کہ وہ بڑا نیک انسان ہے۔ ہمیشہ غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے اور یہ غلط فہمی اس سے کئی ایسے افعال سرزد کروا دیتی ہے جو انتہائی ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اے وہ شخص جو اپنے آپ کو بہت نیک سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے اور تو اس خیال سے باز آجائے کیونکہ یہ خیال انتہائی طور پر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ محض باتوں سے خوش نہیں ہوجاتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو حقیقی روحانی زندگی پانے کے لئے انسان کو موت قبول کرنی پڑتی ہے اور اس طرح موت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے رہائی حاصل کرلے اور اس بات کا فیصلہ کرلے کہ اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنی ہے۔ چاہے ان میں وہ کسی بات کو پسند کرے یا پسند نہ کرے لیکن ہر وہ حکم جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کی وہ پیروی کرے اور یہی حقیقی زندگی ہے۔ اس کے لئے حضور یہ مشورہ دیتے ہیں کہ انسان کو تکبر اور دوسروں سے دشمنی چھوڑ دینی چاہیئے۔ جب تک انسان کے دل میں تکبر اور دوسروں کے لئے تعصب اور دشمنی ہو اس وقت تک اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا نور داخل نہیں ہوسکتا انسان اپنے دل کو تکبر سے پاک کرے۔ دوسروں کے ساتھ تعصب اور دشمنی سے پیش آنا ترک کرے تو پھر وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے دل میں اتر رہا ہے
حضور فرماتے ہیں کہ اے وہ شخص جو بہت اونچا اڑ رہا ہے یعنی جو اپنے آپ کو بہت بہتر سمجھ رہا ہے۔ کیا تو خدا تعالیٰ کی ذات کا منکر ہے یعنی سب سے بڑا تو خدا ہے اور اسی کی بڑائی کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اگر انسان اپنی بڑائی کا ذکر کرنے لگے اور اپنے آپ کو بہت بلند و بالا سمجھنے لگے۔ تو یقیناً اس کے دل سے خدا کی بڑائی کا خیال نکلنا شروع ہوجائے گا اور اس کی وہی کیفیت ہوجائے گی۔ جو ایک منکر ذاتِ خدا کی ہوسکتی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

لجنہ کالم

س: ۱۹۷۷ء میں ایک المناک واقعہ کب وقوع پذیر ہوا؟
ج: ۲۲/۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے وصال کا اہم اور المناک واقعہ رونما ہوا۔
س: حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مقام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نظر میں کیا تھا؟
ج:۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بچپن کا کشف بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔
.... ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں ''
س: ۱۹۷۷ء میں سلسلہ کے کون کون سے بزرگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے؟
ج: ۱۹۷۷ء میں مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری ۲۹/۳۰ مئی کی درمیانی شب۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۱، جنوری ۱۹۷۷ء اور صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن مرزا سلطان احمد صاحب ۱۷، اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔
س: ۱۹۷۷ء میں کتنی نئی لجنات کا قیام ہوا۔
ج: پاکستان میں ۱۹۷۷ء کے دوران ۱۴، مقامات پر نئی لجنات کا قیام ہوا۔
س: ۱۹۷۷ء میں فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں کتنی طالبات شریک ہوئیں؟
ج: ۱۹۷۷ء میں فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں ۶۸۳، طالبات شریک ہوئیں۔ بیرون از ربوہ ۱۲۹، طالبات اور ربوہ کی ۵۵۴، طالبات نے شمولیت کی۔
س: ۱۹۷۷ء میں تحریکِ وقفِ عارضی میں کس قدر خواتین نے حصہ لیا؟
ج: ۱۹۷۷ء میں تحریک وقفِ عارضی میں ۳۰۱، مستورات نے حصہ لیا۔
س:۔ تحریک خاص میں کتنی خواتین نے حصہ لیا؟
ج: ۵۹، خواتین نے پانچ صد روپیہ سے زائد دے کر چندہ تحریک خاص میں حصہ لیا۔ پانچ صد روپیہ تک چندہ دینے والی معتدبہ خواتین ہیں۔
س: خدمتِ خلق میں کن لجنات نے نمایاں حصہ لیا؟
ج: ۱۹۷۷ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کے علاوہ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، گوجرانوالہ، چک ۷۴ ضلع ساہیوال، ملتان، چک ۴۳ جنوبی سرگودھا پشاور، نور نگر سندھ، حیدرآباد، لاڑکانہ اور سیالکوٹ کی لجنات نے خدمت خلق میں نمایاں حصہ لیا۔
س: ۱۹۷۷ء کے سالانہ اجتماع میں کتنی لجنات نے شرکت کی؟
ج:۔ ۱۹۷۷ء کے سالانہ اجتماع میں ۱۳۰، لجنات سے ۱۰۱۳، خواتین نے شرکت کی اور ۳۶، لجنات سے ۲۸۲، ناصرات نے شرکت کی۔
س: ۱۹۷۸ء میں کتنی لجنات قائم ہوئیں؟
ج: ۱۹۷۸ء میں آٹھ مقامات پر نئی لجنات قائم ہوئیں۔
س: ۱۹۷۸ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے کتنی لجنات کا دورہ کیا؟
ج:۔ ۱۹۷۸ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کراچی کی جملہ قیادتوں کا دورہ کیا۔
س: برٹش چرچز کونسل کی دعوت پر حضور نے کیا اعلان کیا؟
ج: حضور نے فرمایا کہ ہم خوش ہیں کہ برٹش کونسل آف چرچز نے جماعت احمدیہ کو تبادلۂ خیالات کی دعوت دی۔ ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لندن میں اور لندن کے علاوہ کسی اور شہر میں بھی ہوسکتا ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ تبادلۂ خیال کے لئے لنڈن کے علاوہ دوسرے ممالک امریکہ، افریقہ وغیرہ میں بھی ہو اور تاریخ مقرر ہوجائے اور ضروری شرائط طے ہوجائیں۔
س: ۷۸-۱۹۷۷ء میں لجنہ کا بجٹ آمد و خرچ کیا تھا؟
ج: ۷۸-۱۹۷۷ء میں لجنہ کا بجٹ آمد ۲،۵۸،۵۵۳، اور خرچ کا بجٹ ۲،۳۱،۷۴۵، روپیہ تھا۔
س: فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۸ء میں کتنی طالبات نے شرکت کی؟
ج: فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۸ء

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ لون۔ سین

بُش انتظامیہ اور عرب

مراکش کے شاہ حسن نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں ایک نیا نکتہ پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ صدر بش نے کہا تھا کہ موجودہ امریکی انتظامیہ سے بڑھ کر عربوں کی امداد کرنے والی کوئی اور انتظامیہ ایک لمبے عرصے تک سامنے نہیں آسکتی۔ ادھر شاہ حسن نے یہ بات کہی اور ادھر امریکہ میں وہائٹ ہاؤس سے یہ بیان جاری کر دیا گیا کہ ہمارے ریکارڈ میں یہ بات موجود نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس بیان کے ذریعے شاہ حسن کی بات کی تردید کر دی جائے۔ اگرچہ پوری طرح تردید تو نہیں کی گئی اور یہ اس وقت کی جائے گی جب خاص طور پر صدر بش سے پوچھا جائے گا۔ کہ کبھی انہوں نے یہ بات کہی ہے یا نہیں فی الحال تو وہ دورے پر ہیں۔ اس دورے کے بعد پتہ چلے گا کہ شاہ حسن کے بیان میں کہاں تک حقیقت ہے۔ عرب دنیا میں نشر کیا جانے والا شاہ حسن کا ایک انٹرویو اس بات کا حامل ہے کہ صدر بش نے شاہ فہد سے جنوری میں نیویارک میں یہ کہا تھا میرے دوست عرب بھائیوں کو یہ بات بتا دو خاص طور پر فلسطینیوں کو کہ ایک لمبے عرصے تک وہ میری انتظامیہ سے بڑھ کر کوئی اور ہمدرد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور اگرچہ میں ایک انتخابی سال میں سے گذر رہا ہوں لیکن میں اپنی اس بات پر قائم رہوں گا۔

شاہ حسن کی اس بات کو سعودی مملکت کی مشرق وسطیٰ براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پیش کیا تھا اور امریکہ کی خارجی براڈ کاسٹنگ سروس نے اس کا ترجمہ کیا تھا۔ اس بیان کا فرانسیسی متن مراکش کے سفارت خانے نے مہیا کیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں خاصا فرق ہے کہ ایک طرف تو یہ کہا جائے کہ بش انتظامیہ عربوں کی بڑی ہمدرد ہے اور ایسی انتظامیہ ایک لمبے عرصے تک برسراقتدار نہیں آسکے گی۔ اور یہ کہنا کہ وہ دونوں کے ساتھ نہایت دیانت داری کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور دونوں کو ایک ہی قسم کے دباؤ میں رکھنا چاہتے ہیں۔

شاہ حسن کے اس بیان سے ہو سکتا ہے کہ اسرائیل کے جذبات بھڑک اٹھیں کیونکہ اسرائیلی کسی صورت بھی اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ صدر بش یا ان کی انتظامیہ کا عربوں کی طرف جھکاؤ ہو۔ کہتے ہیں کہ شاہ حسن نے جو بات کہی ہے یہ وہی ہے جو عام طور پر نجی گفتگو کے دوران عرب حکومتیں کہتی ہیں اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ کویت سے عراق کو نکالنے کے لئے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے پوری پوری کوشش کی ہے۔ خلیج کی جنگ کے باعث بھی بعض عرب یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ ان کا طرف دار ہے۔ وہ واقعی طرف دار ہے یا نہیں یہ تو مستقبل بتائے گا۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ عرب ریاستیں بش انتظامیہ سے خاصی دور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اور اب جب کہ لیبیا کے خلاف امریکہ کی تجاویز کے مطابق سیکورٹی کونسل نے پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ تو عرب یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ پہلے ایک عرب علاقے عراق پر زیادتی کی گئی اور اب لیبیا کی باری آگئی ہے۔ جہاں تک عراق پر زیادتی کا سوال ہے۔ عرب ریاستیں اس بات کی تو ضرورت سمجھتی ہیں کہ عراق کو کویت سے نکال دینا چاہیے تھا۔ لیکن اب وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی ہیں کیا کویت سے نکالنے کے بعد بھی عراق سے دشمنی رکھنے کا کوئی جواز ہے یا نہیں۔

بچوں کی بہبود سے کیا مراد ہے؟

سوئٹزرلینڈ میں ایک پاکستانی اور ایک مقامی عورت کی شادی جب طلاق پر منتج ہوئی تو باپ اپنے دو بچوں کو لے کر (ایک لڑکی اور ایک لڑکا) پاکستان آگیا سوئٹزرلینڈ کی عدالت نے تو یہ فیصلہ کیا کہ دونوں بچے کم عمری کی وجہ سے ماں کے پاس رہنے چاہئیں۔ لیکن لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج صاحب نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ صرف یہ سوال نہیں دیکھا جاتا کہ بچے کسی کے پاس اور کہاں بہتر طریق پر رہ سکیں گے۔ بلکہ ان کے مذہب اور اخلاق اور ماحولیات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ڈر یہ ہو کہ بچوں کا مذہب تبدیل کروایا جا سکتا ہے اور ان کے اخلاق کی طرف بھی توجہ نہیں دی جائے گی۔ تو بے شک عام طریق کے مطابق بچہ ماں یا باپ کے پاس رہ سکتا ہو۔ اسے وہاں نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ جج صاحب نے بیرونی ممالک میں مختلف فیصلوں کا ذکر کیا کہ بچے کی گارڈین شپ کے متعلق عدالتیں کیا کہتی ہیں۔ اس کیس میں انہوں نے کہا کہ اگر بچے عیسائی ماں کے پاس واپس چلے جائیں تو وہ عیسائیت میں پروان چڑھیں گے حالانکہ ان کو بچپن سے اسلام کی تعلیم دی گئی ہے۔ بیٹی کی عمر ۱۲ سال ہے اور بیٹے کی عمر ۱۱ سال۔ ان کے نام بھی اسلامی ہیں اور ماں کے پاس جانے کی وجہ سے ان کے نام عیسائیوں جیسے رکھ دیئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ بچوں کی ماں کی پٹیشن پر دیا گیا۔ یہ ایک سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا کی شہری ہیں جنہوں نے اپنے پاکستانی شوہر مسٹر خالد لطیف ملک پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ ان کے دو بچوں کو اغوا کر کے یہاں لے آئے ہیں۔ ان کی شادی ۱۹۷۹ء میں ہوئی تھی اور دونوں نے اپنے پہلے رفیق حیات کو طلاق دی تھی۔ اور اسلامی طریق پر ان کا نکاح پڑھا گیا تھا۔ بعد میں مارچ ۱۹۸۴ء میں شادی کی رجسٹر کروائی گئی اور اس کے ایک سال بعد یہ جوڑا سوئٹزرلینڈ پہنچ گیا۔ مئی ۱۹۹۱ء میں طلاق ہو گئی۔

لبنانی گاؤں اور اسرائیل

اسرائیلیوں نے ایران نواز گوریلوں پر اپنا دباؤ بڑھاتے ہوئے اپنی قائم کردہ سرحدوں سے آگے نکل کر جنوبی لبنان میں حملہ کر کے ایک گاؤں اپنے تسلط میں لے لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اسرائیلیوں نے گاؤں کی طرف توجہ دی ہے اور ان کے خلاف حملے کر کے ان کو حاصل کرنا شروع کیا ہے۔ گذشتہ روز حزب اللہ نے ان پر حملہ کیا تھا اور اسکی وجہ سے وہ خاصے خاموش ہو گئے ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ سیکورٹی زون سے ۳۵۰ میٹر شمال کی طرف اسرائیلیوں نے آرون (ARNOON) پر حملہ کیا اور اسکے کئی مکانات تباہ کر کے اس جگہ کو اپنی چیک پوسٹ بنا لیا۔ اس گاؤں میں اسرائیلیوں نے بعض مکانوں کو بلڈوزر کے ساتھ اسلئے صاف کر دیا کہ ان کے خیال میں وہاں پر گوریلا ایکشن جاری تھا۔ ظاہر ہے کہ گاؤں کے لوگ اس سے بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئے اور اپنی جان بچانے کے لئے انہوں نے دوسرے مقامات پر جا کر رہنا شروع کر دیا۔ وہاں کی آبادی ۲۰۰۰/ دو ہزار افراد ہے اور کہا جاتا ہے کہ بالغ مرد سب کے سب وہاں سے چلے گئے ہیں اور اب وہاں صرف عورتیں اور بچے رہ گئے ہیں۔ اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ ہم اس سے زیادہ برداشت کی ہمت نہیں رکھتے۔ ہم امن و امان میں رہنا چاہتے ہیں ہم اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں اور جا رہے ہیں۔

اسرائیلیوں نے بار بار اعلان کر کے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ وہ یہاں کی مسجد، اچھی عمارتوں کو اڑا دیں گے۔ خاص طور پر انہوں نے مسجد کا ذکر کیا اور دو دوسرے ایسے مکان جن کے متعلق اسرائیلی کہتے ہیں۔ کہ وہاں گوریلے موجود ہیں اور اسرائیلیوں کے خلاف مشورے بھی کرتے تھے اور ایکشن بھی لیتے تھے۔ اس حملے میں ٹینک بھی استعمال کئے گئے۔

تھائی لینڈ میں مظاہرے

گذشتہ روز تھائی لینڈ کی فوج کے سربراہ نے متنبہ کیا کہ انہیں نکتہ چینی میں گھرا ہوا کتا نہ سمجھ لیا جائے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ جمہوریت کے لئے جو مظاہرے ہوئے تھے۔ ان میں ان سے کچھ غلطیاں ہوئی ہوں گی کیونکہ حالات بدستور بدل رہے تھے۔ اس لئے فوج کو ان غلطیوں پر افسوس تو ہے اور وہ معذرت کے لئے بھی تیار ہے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کی جانیں بچالی ہیں۔ جنرل "ایشرا ہانگ نوں بگڈی" نے دو سو فوجیوں کے ایک یونٹ کو بتایا کہ وہ اور ان کے دوسرے فوجی ساتھی اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ مظاہرین پر تشدد ہوا ہے فوج نے بیسیوں اشخاص کو ان مظاہروں کے دوران فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ یہ مظاہرین ایشرا ہرانگ کے نسبتی بھائی سوچیندا کراپرانوں جو پہلے فوج میں جرنیل تھے اور پھر وزیر اعظم، کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ایشرا ہانگ کا یہ پہلا سرکاری بیان تھا جس میں انہوں نے فوج کی فائرنگ سے معصوم شہریوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہے۔ جتنے افراد کی موت کا

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

محترم شیخ فضل احمد صاحب جو ایک وقت میں افسر صدر انجمن احمدیہ رہے ہیں ، بیان کرتے ہیں ۔

"۱۹۱۰ء میں میں ڈلہوزی ملازم تھا اور جس مکان میں میں رہتا تھا اس کے قریب ہی کوتوال عبدالغفار خان کا مکان تھا اس کے پاس ملنے جلنے والوں کا جمگھٹا رہتا ۔ لیکن میں باوجود قریب رہنے کے بھی اس کے ہاں کبھی نہ گیا تھا ۔ جب کافی عرصہ اسی طرح گذر گیا تو ایک دن جبکہ میں اس کے مکان کے سامنے سے گذر رہا تھا ۔ اس نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور یہ کہتے ہوئے اپنے مکان میں لے گیا کہ پڑوس میں رہ کر اس طرح لاتعلقی اچھی نہیں لگتی ۔ اندر ہر طرح کے پھل رکھے تھے مگر میں نے ان کے لئے کسی رغبت کا اظہار نہ کیا ۔ اور کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد کہا ۔ آؤ باہر سیر کے لئے چلیں ۔ وہ میرے ساتھ باہر نکلا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ۔ روپیہ پیسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہے خرچ بھی خوب کرتا ہوں ۔ لوگ میرے پاس بن بلائے بھی کھانے کے لئے آتے ہیں ۔ لیکن تم میری پیشکش کے باوجود ان سے بے نیاز ہو ۔ میں نے تم جیسا عجیب آدمی نہیں دیکھا ۔ میرے لئے دعا کرو ۔ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ اس پر میں نے اسے جواب دیا میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ۔ اگر دیکھنا ہے تو میرے مرشد مرزا محمود احمد کو دیکھو ۔ ان کے حسن سیرت کا کوئی جواب ہی نہیں وہ کہنے لگا ان سے ملنے کی کوئی صورت ؟ کیا وہ یہاں آنے کی میری دعوت قبول کرلیں گے ۔ میں نے کہا ان سے ملنے کی صورت خدا سے چاہو ۔ بہرحال کچھ دنوں کے بعد میں ڈلہوزی سے قادیان آیا تو بیت المبارک کی سیڑھیوں کے پاس یکہ کھڑا دیکھا ۔ پوچھا یہ کس کے لئے ہے ۔ معلوم ہوا میاں محمود احمد صاحب ڈلہوزی جارہے ہیں ۔ میری آپ سے بے تکلفی تھی ۔ روانگی کے لئے جب باہر آئے تو میں نے مصافحہ کیا اور ساتھ ہی عرض کیا وہاں آپ کا ایک عاشق بیٹھا ہے ۔ آپ میری بات پہ مسکرائے اور کسی قسم کی تفصیل معلوم کئے بغیر یکہ پر سوار ہوگئے ۔ اس دن غالباً اتوار کا دن تھا ۔ میں نے کسی سے پوسٹ کارڈ لیا اور کوتوال عبدالغفار خان کو لکھ دیا کہ تمہیں جن کی طلب تھی وہ اس گاڑی سے ڈلہوزی آرہے ہیں ان سے ملنے کی کوشش کرو ۔ عبدالغفار کا خیال تھا کہ جیسے اور پیر ہوتے ہیں یہ بھی فقیرانہ لباس نیلی تہمد والے کوئی سائیں جی ہوں گے جن کے آگے آگے کسی مرید نے جھنڈا اٹھا رکھا ہوگا ۔

غرض اپنے تصور کے مطابق اس نے اپنے آدمیوں کو اس قسم کی علامات بتا کر اڈے پر بھیجا کہ اس ہیئت کذائی کے بزرگ جب یہاں پہنچیں تو ان سے درخواست کی جائے کہ وہ میرے ہاں قیام فرمائیں ۔ ان لوگوں نے واپس آکر بتایا کہ اس قسم کے کوئی پیر آج ڈلہوزی نہیں آئے ۔ اس پر وہ خود ایک احمدی دوست کے ہاں گیا ۔ اور پوچھا آج تمہارے پیرزادہ نے آنا تھا کیا وہ آگئے ہیں ۔ اس دوست نے بتایا کہ ہاں وہ تشریف لے آئے ہیں اور اس وقت بیت الحمد میں نماز پڑھنے گئے ہیں چنانچہ وہ وہاں پہنچا ۔ آپ نماز سے فارغ ہو چکے تھے ۔ اس نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ آپ اس کے ہاں قیام فرمائیں مگر آپ نہ مانے ۔ پھر اس نے میرا خط دکھایا اور اصرار کیا کہ شرفائے شہر کو سفارش کے لئے لے آؤں گا ۔ اس پر آپ نے فرمایا میں تو ان احمدی دوستوں کا مہمان ہوں ۔ ان کی اجازت سے ہی جاسکتا ہوں پہلے تو دوستوں نے بھی معذرت کی ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہا اس طرح شاید آپ کے لئے مشکلات پیدا ہوں ۔ لیکن کوتوال نے کہا کہ تم مجھ سے زیادہ کہاں دعوت الی اللہ کروالو گے ۔ جتنے آدمی کہو گے بلوادوں گا ۔ غرضیکہ احمدی دوست مصلحتاً مان گئے اور اس طرح وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے ہاں لے گیا ۔ آپ کے اعزاز میں بہت بڑی دعوت دی ۔ معززین کو مدعو کیا ۔ جب سب لوگ آگئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہنے لگا ۔ یہ کھانا تو ہم ہر روز کھاتے ہیں ۔ نئی چیز تو آپ کی روحانی باتیں ہیں ۔ پہلے یہ روحانی کھانا کھلائیں پھر یہ کھانا بھی چنا جائے گا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک سحر آگیں تقریر فرمائی جس

باقی صـ۸ پر

فارسی ضرب الامثال

ماہنامہ نگار پاکستان جس کے مدیر شہیر محترم ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب ہیں کے اکتوبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مختلف ممالک کی ضرب الامثال شائع کی گئی ہیں ۔ ہم ذیل میں فارسی ضرب الامثال درج کرتے ہیں ۔ امید ہے ہمارے قارئین اس سے محظوظ ہوں گے (ادارہ)

جو کانٹے بوتا ہے پھول نہیں جمع کرسکتا ۔

ایک لمبی زبان زندگی کو چھوٹا بنادیتی ہے

عشق اور مشک کبھی پنہاں نہیں رہتے ۔

سیدھے راستہ سے جاؤ خواہ وہ دور ہی پڑے ۔

وہ اپنے ہی سایہ سے بھاگنے لگے

ایک بات زبان سے نکلی ہوئی اور پتھر ہاتھ سے پھینکا ہوا واپس نہیں آسکتا ۔

جو لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں وہ گھڑوں کی مانند ہیں کہ جن میں سے ہر چیز بہہ جاتی ہے ۔

شیر کتے کا پس خوردہ نہیں کھاتا ۔

جھوٹے دوست جو تم دیکھتے ہو وہ شیرینی کے گرد مکھیوں کی مانند جمع ہوتے ہیں ۔

آب بستہ گندہ ہوجاتا ہے

ایک من علم کے لئے دس من عقل درکار ہے ۔

تیز تلوار نرم ریشم کو نہیں کاٹ سکتی ۔

صبر کرنے سے تم بادشاہ ہوجاؤ گے ۔

ڈنگ لگنے کے سوائے شہد نہیں مل سکتا ۔

اونٹ اور بلی کو اکٹھے مت جوتو ۔

خوش آواز سن کر سانپ بھی بل سے نکل آتا ہے ۔

وہ نمک کھاتا ہے اور نمکدان توڑ دیتا ہے ۔

اول طعام بعد کلام ۔

اتنے میٹھے نہ بنو کہ زمانہ تم کو کھا جائے ۔ اتنے کڑوے نہ بنو کہ زمانہ تم کو تھوک دے ۔

اگر تم مرغا ہو تو بانگ دو ۔ اور اگر تم مرغی ہو تو انڈے دو ۔

جو تیر ایک دفعہ کمان سے نکل گیا پھر کمان میں واپس نہیں آتا ۔

چاقو اپنے دستے کو نہیں کاٹتا ۔

دیوانہ اپنے کام میں ہوشیار ۔

اگر تم کو کوئی غم نہیں تو بکری خرید لو ۔

جو چیز شیروں کو لومڑی بنادیتی ہے وہ ضرورت ہے

ادھار کے حلوے سے نقد کا طمانچہ اچھا ہے ۔

نادان دوست کی نسبت دانا دشمن اچھا ہے ۔

حبشی کا نام الٹا کافور رکھتے ہیں ۔

بندر کیا جانے ادرک کا کیا مزہ ہے ۔

زرد کتا گیدڑ کا بھائی ۔

زرد سفید سیاہ روز کے لئے ہے ۔

کیسہ کھولو اور ہریسہ کھاؤ ۔

ٹوٹے ہوئے شیشے کا جوڑنا مشکل ہے ۔

سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے

پیاسے کو خواب میں پانی نظر آتا ہے ۔

اگر باپ سے نہیں ہوسکتا تو بیٹا ختم کردیتا ہے ۔

دھوبی ناپاک کپڑے کو پتھر پر پٹکتے ہیں ۔

نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے گندہ کرے اور کتے کو دے ۔

نعمت جب نہیں رہتی تو اس کی قدر آتی ہے ۔

ٹیڑھی تلوار کا نیام بھی ٹیڑھا ہوتا ہے ۔

جو مشت جنگ کے بعد یاد آوے وہ اپنے کلے پر مارنی چاہیئے ۔

سامنے کا کتا دور کے بھائی سے بہتر ہے ۔

ریچھ پہاڑ میں بو علی سینا بنا پھرتا ہے ۔

دوست وہ ہے جو تکلیف اور مصیبت کے وقت دوست کی دستگیری کرے ۔

جس کام پر تو نے کمر ہمت باندھ لی ہے وہ آسان ہوجاتا ہے

ایک خوبصورت شکل ہزار ریشم کے لباس سے اچھی ہے ۔

جو نیکنام جیتا رہا اس کو ہمیشہ کی دولت مل گئی ۔

اگر گندمی روٹی نہیں تو گندمی زبان کو کیا ہوگیا ۔

نیم حکیم جان کا خطرہ نیم ملا ایمان کا خطرہ ۔

میں نے چقندر بویا اور گاجر پیدا ہوگئی ۔

قدر سلامتی کی وہی جانتا ہے ۔ جو

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۵۴ میں عصمت جہاں زوجہ سید اعجاز احمد شاہ قوم سہوتی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھگلہ ضلع مانسہرہ حال دارالصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۵۰۰۔۱۹۸ گرام مالیتی ۵۶۱۷۵/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عصمت جہاں پھگلہ ہاؤس ۲۲/۳ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید محمد بشیر شاہ خسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹

مسل نمبر ۲۸۴۵۵ میں راجہ رشید احمد ظفر ولد مکرم راجہ ڈاکٹر نذیر احمد ظفر قوم گکھڑ راجہ پیشہ بزنس عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴/۱ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ رشید احمد ظفر ۲۴/۱ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طارق محمود ناصر ۶/۱ دارالصدر شمالی۔

مسل نمبر ۲۸۴۵۶ میں نثار احمد ولد نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۱ دارالصدر شمالی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۹۰/- روپے ماہوار بصورت کارکن خزانہ صدر انجمن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نثار احمد ولد نذیر احمد ۱/۱۱ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۲۷۵۳۔

مسل نمبر ۲۸۴۵۷ میں رومانہ انجم بنت عبدالحفیظ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ تین ہزار روپے بصورت پرائز بانڈ نقد اس وقت مجھے مبلغ ایک سو پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

بقیہ: ص۱ سے آگے

شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا) پس اس طرح سے تحدیث نعمت اور عطایا الٰہی اور شکر کا اظہار زبان سے کرنے کا نام ہے تحیۃ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء)

بقیہ: ص۴ سے آگے

میں ربوہ سے ۵۹ ہم۔ طالبات اور بیرون ربوہ کی ۳۶۳۔ طالبات نے شرکت کی۔

س: ۱۹۷۸ء تک وقف عارضی میں واقفات کی تعداد کتنی تھی؟

ج: ۱۹۷۸ء تک اس تحریک میں ۷۹۱،۴ خواتین نے حصہ لیا۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

ذکر کیا جاتا ہے دراصل اتنے آدمی ہلاک نہیں ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو فوج کی نیک نامی پر دھبہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ افواہیں پھیلا کر لوگوں کے دلوں کو زہر آلود کر رہے ہیں۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔

پہلے خویش اور پیچھے درویش

جب غصہ بھڑک اٹھتا ہے تو تر اور خشک نہیں دیکھتا۔

بیکار آدمی یا چور ہو جاتا ہے یا بیمار

نئے کوزے میں پانی دو روز سرد رہتا ہے۔

دانا ابرو کے اشارے سے کام کرتا ہے اور نادان چوگان سے۔

قطرہ قطرہ جمع ہوتا ہے اور پھر دریا ہو جاتا ہے۔

لڑھکنے والے پتھر پر روئیدگی نہیں ہوتی۔

آخر بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے

قصابوں کے تقاضے سے بچنے کیلئے یہی بہتر ہے کہ انسان گوشت کی آرزو ہی میں مر جاوے۔

ہمجنس (جانور) ہمجنس کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔

صبر کڑوا ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہے

مانگے کے کپڑوں کی نسبت اپنے پرانے کپڑے پہن لینے اچھے ہیں۔

چمگادڑ اگر آفتاب کی ملاقات نہیں چاہتا۔ تو اس سے آفتاب کی رونق ہرگز کم نہیں ہو جاتی۔

جب تک کچھ تھوڑی چیز نہ ہو لوگ بہت چیزیں نہیں بناتے۔

حلوہ ایسے شخص کو مت دو کہ جس نے محنت نہ اٹھائی ہو۔

لوہا لوہے سے نرم ہو سکتا ہے۔

عقلمند کیوں ایسا کام کرتا ہے کہ جس کا نتیجہ پشیمانی ہو۔

جو تم اپنے آپ پر پسند نہیں کرتے اوروں پر بھی پسند نہ کرو۔

ڈھول کی آواز اسی لئے ہوتی ہے کہ اس کا پیٹ خالی ہے۔

تاریک رات کا انجام سفیدی ہے

بیٹا خواہ عیبناک ہے۔ مگر باپ کی نظروں میں عیب سے پاک ہے۔

کوئی نہیں کہتا کہ میری چھاچھ کھٹی ہے۔

جو عیب کہ بادشاہ پسند کرے ہنر ہے۔

ریچھ سے ایک بال بھی مل جاوے تو غنیمت ہے۔

خدا کا ملک تنگ نہیں اور فقیر کے پاؤں لنگڑے نہیں۔

جلدی کام شیطان کا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ اتوار کی صبح کو ۹ بج کر ۲ منٹ پر وادی کوئٹہ میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ عوام میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا اور وہ زلزلے کے جھٹکوں کی شدت اور زمین کی گڑگڑاہٹ سے گھبرا کر عمارتوں سے باہر نکل آئے۔ ابتدائی طور پر کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی تاہم ایک سکول کے ۵۰ کمسن بچے بھگدڑ کے دوران بری طرح کچلے گئے۔ زلزلے کا مرکز کوئٹہ سے ۱۵ کلومیٹر جنوب کی طرف تھا۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سندھ میں دہشت گردوں اور ڈاکوؤں کے مکمل خاتمے تک فوجی آپریشن جاری رہے گا اور کوئی سیاسی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔

○ مظفر آباد سے چالیس کلومیٹر دور چکوٹھی جانے والی بس دریائے جہلم میں گر گئی۔ اس حادثہ میں ۱۴ مسافر ہلاک اور ۱۳ زخمی ہو گئے۔

○ ریلوے نے یکم جولائی سے لاہور فیصل آباد سیکشن پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس سلسلہ میں متعلقہ پارٹی سے شرائط طے ہو گئی ہیں۔ پرائیویٹ پارٹی پرانے عملے کی جگہ نیا عملہ بھرتی کرنے، کرائے میں کمی اور بوگیوں میں اضافہ کی مجاز ہو گی۔

○ پرائیویٹائزیشن کمیشن کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ واپڈا کو نجی شعبے میں دینے کے لئے کمیشن قائم کر دیا گیا ہے۔ ریلوے ٹیلی مواصلات اور پی آئی اے کو نجی تحویل میں دینے کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ لاہور سے سرگودھا جانے والی ٹرین "سرگودھا ایکسپریس" فاروق آباد کے قریب ایک خوفناک حادثہ کا شکار ہونے سے بال بال بچ گئی۔ اطلاع کے مطابق فاروق آباد سے تین کلومیٹر دور پھاٹک کے قریب ایک ٹریکٹر ٹرالی ریلوے پھاٹک کے درمیان پھنس گئی۔ اسی دوران سرگودھا ایکسپریس پوری رفتار سے سامنے آ گئی۔ ڈرائیور نے ایمرجنسی بریک لگا کر گاڑی کو خوفناک حادثہ سے بچا لیا۔ مسافروں نے نزدیکی کھیتوں میں شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ بعد میں دو ٹریکٹروں کی مدد سے ٹرالی کو ریلوے لائن سے باہر نکالا گیا اور ایک گھنٹہ تاخیر سے ٹریفک بحال ہو گئی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کا مسئلہ محض فوجی آپریشن اور انتظامی اقدامات سے حل نہیں ہو گا۔ سندھی عوام کے سیاسی۔ معاشی اور سماجی مسائل حل کر کے ہی حالات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران ملک کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

○ وزیراعظم نے سندھ کی تعمیر و ترقی کے لئے پانچ ارب روپے کے ایک منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ جس کے تحت پندرہ سو ڈاکٹروں ایک ہزار انجینئروں اور پانچ سو فنی تعلیم رکھنے والوں کو ملازمتیں دی جائیں گی۔

○ ایران کے شہر مشہد میں طوفانی بارشوں کے بعد سیلاب کے نتیجہ میں ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ سینکڑوں مکانوں، عمارتوں اور پلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ۳۵ دیہات تباہ ہو گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے۔ کہ حیدرآباد کے نواح میں جن نو افراد کو ہلاک کیا گیا ہے انہیں پہلے ڈاکو قرار دیا گیا پھر دہشت گرد بتایا گیا۔ حالانکہ مقامی لوگوں کے نزدیک وہ بے گناہ اور معصوم دیہاتی تھے۔ کراچی سے ۴۵ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ایک رہنما کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے این ڈی اے سندھ کے صدر یوسف جاکھرانی۔ ایم این اے نور محمد اور ایک سابق ایم پی اے کے تین رشتہ دار گرفتار کر لئے گئے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

طرح حضور ہمارا درد اور غم بانٹتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ حضور کا غم بانٹے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر دکھ اور درد سے ہم سب کو بچائے اور ہر خوشی اور مسرت ہمارا نصیب کرے۔ (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

نیز خاکسار مزید چیک اپ کے لئے دوبارہ اگست میں امریکہ جا رہا ہے۔ احباب یہ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے بچائے۔ میں ایک بار پھر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

کا مدعوین پر خاص اثر پڑا۔ تقریر کے بعد کھانا کھایا گیا اور لوگ خوشی خوشی رخصت ہوئے۔ قوال عبدالغفار خان نے آپ سے عرض کیا کہ ابھی میرا دل نہیں بھرا۔ آپ کچھ آرام فرمالیں تو آپ کو شہر کے لوگوں کے پاس لے جاؤں گا

بقیہ: ص۷ سے آگے

منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رومانہ انجم بنت عبدالحفیظ خان ۲/۱۳۵ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحفیظ خان وصیت نمبر ۱۵۸۹۱ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عمران راشد وصیت نمبر ۲۷۳۷۶ بھائی موصیہ۔

لاہور میں کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے

گلشن راوی لاہور میں ۱۱ مرلہ پر تعمیر شدہ ایک دو منزلہ کوٹھی مشتملہ تین بیڈروم، ڈرائنگ ڈائننگ، ٹی وی لاؤنج۔ فرنٹ سائیڈ ٹیرس اوپن۔ فرنٹ لان ۲۵×۲۵ جو کہ مون مارکیٹ کے بالمقابل واقع ہے کرایہ کے لئے خالی ہے۔

رابطہ: ملک حامد علی۔ پنجاب آٹو ہوباٹیلز ۳۵۔ فرید کوٹ روڈ لاہور۔ فون دفتر ۳۵۲۷۲۴

رہائش: ۴۶۳۳۱۷، ۷۶۱۲۷۱، ۴۰۹۳۵

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھولوں سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	12/-
۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	30/-
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	100/-
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	100/-
۵۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	35/-
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	20/-
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	50/-
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20/-
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	20/-

● ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن ● تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
● مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
●۔ لاہور: کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ●۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
●۔ راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ●۔ پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر ●۔ کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ●۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
●۔ کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ●۔ حیدرآباد: این سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ●۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
●۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۰۶، ۷۷۱